بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd. No L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۳۹۹

87

الفضل

روزنامہ

لاہور

تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم :- چہار شنبہ ―― ۲۹ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۲۷ اخاء ۱۳۳۳ھش ٭ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۸۶

نہری پانی کے مسئلہ پر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان

سمجھوتہ ہونا نہایت ضروری ہے؟

بھوپال میں عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر گارٹر کا بیان

بھوپال ۲۶ اکتوبر ۔ عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر گارنر نے کہا ہے کہ نہری پانی کے مسئلہ پر ہندوستان اور پاکستان میں سمجھوتہ ہونا نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ واشنگٹن میں ہندوستان۔ پاکستان اور عالمی بنک کی باہمی بات چیت سے ہندوستان اور پاکستان میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔ کل بھوپال میں انہوں نے اخباری نمائندوں کے سامنے یہ باتیں کہیں۔

نیویارک ۲۷ اکتوبر۔ اقوام متحدہ میں سعودی عرب کے نمائندہ نے کہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ نے الجزائر۔ تونس۔ مراکش۔ اور قبرص کے علاقوں کو آزادی نہ دلائی۔ تو ان ملکوں کے باشندے انقلابات کے ذریعہ آزادی حاصل کر لیں گے۔

پاکستان کیلئے امریکی فوجی امداد کی پہلی کھیپ آج نیویارک سے

کراچی روانہ کی جا رہی ہے

واشنگٹن ۲۶ اکتوبر۔ واشنگٹن کی ایک خبر میں محکمہ دفاع کے افسروں کے حوالے سے کہا گیا ہے۔ کہ پاکستان کو امریکی فوجی امداد کی پہلی کھیپ آج نیویارک سے کراچی روانہ کی جا رہی ہے۔ یہ امداد امریکی پاکستانی معاہدہ کے تحت آ رہی ہے۔ جس پر گزشتہ مئی میں دستخط ہوئے تھے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۲۵ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خراب ہے۔ تین دن سے دل کا دورہ ہے۔ رات زیادہ سخت تھا احباب جماعت اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

چین اور ہندوستان کے درمیان فضائی سروس

پیکن ۲۶ اکتوبر۔ چین اور ہندوستان کے ایک نئے سمجھوتہ کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان ہوائی سروس قائم ہو جائے گی۔ ہندوستان کی ایک ہوائی کمپنی کلکتہ سے کینٹن تک یہ سروس چلائے گی ادھر مسٹر نہرو چین کے اندرونی علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد کل پیکن واپس پہنچ گئے۔

مغربی جرمنی کو مسلح کرنے کے فیصلہ پر وشنسکی کی نکتہ چینی

نیویارک ۲۷ اکتوبر اقوام متحدہ میں روسی نمائندے مسٹر وشنسکی نے مغربی جرمنی کو آزاد کرنے اور اسے دوبارہ مسلح کرنے کے سمجھوتوں پر نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ کی تخفیف اسلحہ کی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آجکل تخفیف اسلحہ کی جن تجویزوں پر بحث ہو رہی ہے یہ سمجھوتہ ان کے سراسر خلاف ہے انہوں نے کہا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تخفیف اسلحہ کا مطالبہ کیا جائے اور دوسری طرف مغربی جرمنی کو مسلح کرنے کی تدبیریں کی جائیں۔

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۷ اکتوبر کو بوجہ آخری چہار شنبہ پریس میں تعطیل ہے۔ اس لئے کل مورخہ ۲۸ اکتوبر کا اخبار شائع نہ ہو سکے گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل)

سرحد پر مزید ہندوستانی فوج تعینات کر دی گئی

بمبئی ۲۶ اکتوبر۔ کچھ اور سوراشٹرا کی سرحد پر مزید ہندوستانی فوج تعینات کر دی گئی ہے ہندوستان کے نائب وزیر داخلہ مسٹر دت نے ان دونوں علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد کل بمبئی پہونچ کر یہ بتایا۔ انہوں نے کہا کہ سرحد پر حالات اطمینان بخش ہیں۔

برطانیہ اور امریکہ اقتصادی امداد کے فنڈ میں کوئی رقم نہیں دینگے

نیویارک ۲۶ اکتوبر۔ برطانیہ اور امریکہ نے اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ اقوام متحدہ نے اقتصادی امداد کا جو خاص فنڈ قائم کیا ہے۔ اور جس میں پچیس کروڑ ڈالر جمع کرنے کی تجویز ہے وہ دونوں اس فنڈ میں کچھ نہیں دے سکتے۔ دونوں ملکوں نے اپنے اس اقدام کی وجوہات بھی بتا دی ہیں۔

فرانس اور مغربی جرمنی کے درمیان اقتصادی تعاون

پیرس ۲۶ اکتوبر۔ فرانس اور مغربی جرمنی کے درمیان اقتصادی تعاون کی راہیں کھولی جا رہی ہیں۔ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات بہتر بنانے کے لئے ایک تجارتی معاہدہ بھی کیا جا رہا ہے۔ جس کی بات چیت آئندہ ہفتے شروع ہو رہی ہے۔ دونوں کے درمیان ثقافتی تعاون کا بھی ایک سمجھوتہ ہوا ہے۔

اقوام متحدہ میں داخلہ کیلئے جاپان کی درخواست

نیویارک ۲۶ اکتوبر۔ جاپان نے دوسری بار اقوام متحدہ میں داخلہ کی درخواست دی ہے۔ اس سے پہلے ۱۹۵۲ء میں بھی اس قسم کی درخواست دے چکا ہے۔ جنرل اسمبلی نے اس کی درخواست کو منظور کر لیا تھا۔ لیکن سلامتی کونسل میں روس نے حق تنسیخ استعمال کر کے اس درخواست کو مسترد کر دیا تھا۔

کچے مال کی کمی کی وجہ سے کارخانہ بند

لندن ۲۶ اکتوبر کچے مال کی کمی کی وجہ سے لندن میں ایک کارخانہ بند ہو گیا ہے۔ مزدوروں کی ہڑتال کی وجہ سے گودیوں میں سینکڑوں جہاز بے کار کھڑے ہیں۔ جس کے باعث کچے مال کی بے حد کمی ہو گئی ہے اگر چند دن اور یہی حالت رہی۔ تو مزید کارخانے بھی بند ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر ایڈینور امریکہ روانہ ہو گئے

کولون ۲۶ اکتوبر۔ مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈینور آج کولون سے امریکہ روانہ ہو گئے

ٹریسٹ کا زون اے اطالیوں کے حوالے کر دیا گیا

ٹریسٹ ۲۶ اکتوبر آج برطانیہ اور امریکہ نے باضابطہ طور پر بحر ایڈریاٹک کی بندرگاہ ٹریسٹ کا زون اے اور اس کا مضافاتی علاقہ اطالویوں کے حوالے کر دیا

مسٹر محمد علی کی سفارتی نمائندوں سے گفتگو

کراچی ۲۶ اکتوبر۔ آج صبح وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے دولت مشترکہ کے سفارتی نمائندوں سے بات چیت کی۔ اور شام کو مشرق وسطیٰ کے سفارتی نمائندوں سے گفتگو کی۔

جنوبی افریقہ ترقی کی راہیں طے کرے گا

پریٹوریا ۲۶ اکتوبر۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر ملان نے کہا ہے کہ ایک دن آئیگا جب جنوبی افریقہ آزاد اور خود مختار جمہوریہ کی حیثیت حاصل کرے گا۔ کل رات پریٹوریا میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ جنوبی افریقہ کو آزاد قوموں کی برادری میں ایک اہم پوزیشن حاصل ہے۔

نسلی تعصبات کی وجہ سے بیرونی سرمایہ لگانے میں روکاوٹ

لندن ۲۶ اکتوبر وسطی افریقہ کی فیڈریشن [illegible] نے کہا ہے کہ وسطی افریقہ کے علاقے میں نسلی تعصبات کی بنا پر بیرونی سرمایہ لگانے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو بیرونی لوگ سرمایہ لگانا چاہتے ہیں۔ وہ پہلے اس بات کا اطمینان چاہتے ہیں کہ اس علاقہ میں نسلی جھگڑوں کی وجہ سے ان کا نقصان تو نہیں ہوگا

٭ بیت المقدس ۲۶ اکتوبر یہودیوں نے غازہ سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر نجف کی پانی کی پائپ [illegible] دی۔

[illegible] درشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

نیکی کے کام کا دس گنا اجر ملے گا

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احسن احدکم اسلامہ فکل حسنۃ یعملھا تکتب لہ بعشر امثالھا الی سبعمائۃ ضعف وکل سیئۃ یعملھا تکتب لہ بمثلھا (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص اسلام پر عمدگی میں سے قائم ہو۔ تو ہر نیکی کا کام جسے وہ کرتا ہے۔ اس کے لئے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور ہر بُرا کام جو وہ کرتا ہے۔ اس کے برابر ہی لکھا جاتا ہے۔

"اخلاص و ایمان کا طریق سیکھو"

فرمایا —— (۱) "مخلص اور غیر مخلص میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ غیر مخلص قحط اور تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اور"

(۲) "مخلص یہ کہتا ہے۔ کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے۔ کچھ میں اپنے اوپر اپنی خوشی سے وارد کر لیتا ہوں تا اللہ تعالےٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے۔ پس آپ مخلص ہوں۔ اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں تا اللہ تعالےٰ کی برکتیں نازل ہوں اور سلسلہ کے کام نہ رکیں"۔

(۳) دور اول کے وہ احباب جن کی انیس سالہ فہرست ایک کتاب میں شائع ہونے کے لئے بن رہی ہے۔ اور جن کے ذمہ کچھ نہ کچھ بقایا ہے۔ جس کی اطلاع دفتر دے رہا ہے اپنے بقایا کی ادائیگی کا ثبوت بحوالہ مرکزی رسید کے نمبر و تاریخ سے دیں۔ اگر یہ ثبوت نہ ہو۔ تو بقایا جلد سے جلد ادا کریں۔ تا نام فہرست میں آجائے۔

بعض احباب اپنا بقایا زیادہ محسوس کرتے ہوئے معافی کی درخواست کرتے ہیں۔ ان کو معافی تو درخواست پر دی جا سکتی ہے۔ مگر معافی والے سال خالی ہو جانے کے سبب ان کا نام انیس ۱۹ سالہ فہرست میں نہیں رکھا جائے گا۔ کیونکہ فہرست میں تو ان کا نام آ سکتا ہے۔ جنہوں نے متواتر انیس سال تک اپنی زندگی میں اشاعت اسلام میں مدد دی ہے۔ جس نے معافی لے کر اپنا سال خالی کر دیا۔ اس کا نام نہیں آ سکتا۔ پس معافی لینے والے دوست بھی اگر اپنی موجودہ حالت کے مطابق تحریک جدید کی کم سے کم شرح کے مطابق ادا کر دیں گے تا ان کا کوئی سال خالی نہ رہے۔ تو ان کا نام بھی فہرست میں آ جائے گا —— یاد رہے کہ بارہا یہ اعلان ہوا ہے کہ تحریک جدید میں کم سے کم شرح پانچ روپے سالانہ ہے۔ اس سے کم نہیں ہو سکتی۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اراضی ربوہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اندرونی اور بیرونی محلہ جات ربوہ میں اراضی موجود ہے۔ خواہشمند احباب بذریعہ خط و کتابت تفصیلات معلوم فرمائیں۔

(۲) جو دوست باہر کے محلوں سے اندر کے محلوں میں اپنی زمین تبدیل کرانا چاہیں۔ وہ اپنی ادا کردہ رقم اور نئی رقم کا فرق ادا کر کے تبادلہ کروا سکتے ہیں۔

(۳) ہلکی قسم کے کارخانوں کے لئے دو دو کنال کے پلاٹ بھی موجود ہیں۔ خواہشمند احباب خط و کتابت فرمائیں۔

(۴) دوکانوں کے لئے بھی چند پلاٹ باہر کے محلہ دار الیمن (الف) ربوہ میں موجود ہیں۔ خواہشمند احباب فوری توجہ فرمائیں (اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

ولادت

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ سیلون کے ہاں ۱۴ اکتوبر بروز جمعرات اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر نیک خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار عبد الغنی ریل بازار گوجرانوالہ)

(۲) خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۵۵ء بروز اتوار ۸ بجے ایک لڑکی عطا فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ [illegible] نیک، صالحہ اور قرۃ العین بنائے آمین (شریف احمد امینی مبلغ مقیم بمبئی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ہمت نہ ہار بیٹھے

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ہمت نہ ہار بیٹھے۔ یہ بڑی مشکلات نہیں ہیں۔ میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے ہماری مشکلات آسان کر دی ہیں۔ کیونکہ ہمارے سلوک کی راہیں اور ہیں۔ ہمارے ہاں یہ حا[illegible] ہے۔ کہ کمریں جھک جائیں یا ناخن بڑھا لیں۔ یا پانی میں کھڑے رہیں اور چلہ کشیاں کری[illegible] ہاتھ خشک کر لیں۔ اور یہاں تک نوبت پہونچے کہ اپنی صورتیں بھی مسخ ہو جائیں۔ ان [illegible]وں کے اختیار کرنے سے بعض لوگ بخیال خویش باخدا بننا چاہتے ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہو[illegible] ایسی ریاضتوں سے خدا تو کیا ملنا ہے انسانیت بھی جاتی رہتی ہے۔ لیکن ہمارے سلوک [illegible] یہ طریق ہرگز نہیں ہے بلکہ اسلام نے اس کے لئے نہایت آسان راہ رکھدی ہے۔ اور وہ [illegible]شادہ راہ وہ ہے۔ جس کا ذکر اللہ تعالےٰ نے یوں فرمایا ہے اھدنا الصراط المستـ[illegible] [illegible]ھر یہ دعا جو اللہ تعالےٰ نے ہمیں سکھلائی ہے تو ایسے طور پر نہیں کہ دعا تو سکھلا دی لیکن [illegible]سامان کچھ بھی مہیا نہ کیا ہو۔ نہیں بلکہ جہاں دعا سکھلائی ہے۔ وہاں اس کے لئے سامان بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اس سے اگلی سورت میں اس قبولیت کا اشارہ ہے۔ جہاں فرمایا ذالک الکتٰب لا ریب فیہ ھدی للمتقین یہ گویا ایسی دعوت ہے جس کا سامان پہلے سے طیار کر رکھا ہے۔

الیکشن میں کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں

(ترجمہ از ریڈرز ڈائجسٹ اگست ۱۹۵۵ء)

برسکو ہلٹ (BRISCOE HOLT) امریکہ کے ایک علاقہ کی تحصیلداری کے انتخاب کے لئے بطور امیدوار کھڑے ہوئے۔ لیکن انہوں نے شکست کھائی۔ انہوں نے مندرجہ ذیل اشتہار ایک اخبار میں دیا ہے۔

۱۔ میں نے کئی ہفتے ووٹ حاصل کرنے کے لئے ضائع کئے۔

۲۔ میں نے کئی گھماؤں بھر السا اور آلوؤں کی فصلوں کو برباد کیا۔

۳۔ میں نے دو بچھڑے اور پانچ بکریاں کبابوں کے لئے لوگوں کے بھینٹ چڑھائے۔

۴۔ متوقع ووٹرز کے لئے ۱۲۳ ایکڑ زمین کاشت کی اور کھاد کے ترسیٹھ بورے کھیتوں میں پھیلائے۔

۵۔ میں نے پانچ جوڑے پتلون کے تسمے اور چھ جوڑے عورتوں کی پوشاکیں اور پندرہ عدد بچوں کے جھنجھنے تقسیم کئے۔

۶۔ پانی کی چوبیس بالٹیاں بطور امداد نکال کر دیں۔ چودہ سٹوو خانگی امور کے لئے جلائے سترہ بار چولھے جلائے اور ۱۹۵ بچوں کو بوسے دیئے۔ ان کی ماؤں کو خوش کرنے کے لئے۔

۷۔ میں نے ۴۶۱۸ میل سفر کیا۔ ۷۴۸۹ اشخاص سے مصافحہ کیا۔ اور اتنی باتیں کیں۔ کہ اس سے متعدد جلدیں تیار ہو سکتیں تھیں۔

۸۔ میں نے اپنے مخالف امیدوار کے ایک حمایتی کے ساتھ ذاتی جھڑپ میں اپنے دو سامنے کے دانت تڑوا لئے۔

۹۔ میں نے چھبیس مذہبی محفلوں میں شرکت کی۔ اور اکتالیس کتوں سے اپنے آپ کو کٹوایا یعنی لوگوں کے گھر ملنے کے لئے گیا۔ تو ان گھروں کے کتوں نے کاٹا۔

لیکن

اس کے باوجود میں نے شکست کھائی۔

۱۰۔ میں اپنے تینتالیس دوستوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اور یہ وہ دو[illegible] نے کہ میرے حق میں ووٹ دیئے تھے۔ لیکن اپنے علاقہ کے دیگر لوگوں کو بھی آگاہ کرتا ہوں کہ میں ہر وقت ایک شاٹ گن سے مسلح رہتا ہوں۔ کیونکہ وہ شخص جس کے اتنے بڑے حلقہ میں تینتالیس سے زیادہ دوست ہوں۔ یقیناً اسے خاص حفاظت کی ضرورت ہے۔

(۳) برادرم مبارک احمد صاحب اعجاز (پسر حاجی محمد دین صاحب درویش قادیان) کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور نیک اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرماویں۔

۴۔ میرے برادر اکبر کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کی درازیٔ عمر اور صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (مرزا محمد سلیم اختر متعلم جامعہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۴ء

88

امن بہرحال ضروری ہے

کچھ دنوں سے ملک کی فضا میں دستور ساز اسمبلی کے بعض اقدامات کی وجہ سے تموج اور ہیجان رونما ہو گیا تھا جس کا لازمی اثر یہ ظاہر ہو رہا تھا۔ کہ ملک میں انتشار کی سی صورت حال پیدا ہونیکا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔ عام سیاسی عناصر میں اضطراب صاف نظر آ رہا تھا۔ پاکستان کے خیر خواہوں کے دل ہل گئے تھے۔ یہاں تک کہ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کو امریکہ کا دورہ بیچ میں ہی چھوڑ کر فوری طور پر واپس آنا پڑا۔

وزیر اعظم کے پہنچنے پر گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے ملک میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا ہے۔ آپ نے اپنے ایک مختصر اعلان میں ہنگامی صورت حال کے جواز کے لئے جو وجہ بیان کی ہے۔ وہ یہی ہے کہ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو ملک میں لاقانونی کی طاقتیں کھل کر سخت مضرت رساں ثابت ہونے والی تھیں۔ چنانچہ اعلان میں کہا گیا ہے۔

"گورنر جنرل پاکستان ملک کی نازک سیاسی صورت حال کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ ملک کی آئینی مشینری معطل ہو چکی ہے۔ اس لئے انہوں نے ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا ہے۔"

گورنر جنرل نے اپنے اس اعلان کے ذریعہ دستور ساز اسمبلی کو بھی توڑ دیا ہے۔ کیونکہ آپ کی رائے میں دستور ساز اسمبلی نے اپنی موجودہ ہیئت میں عوام کا اعتماد زائل کر دیا ہے۔ اس لئے اب وہ اس قابل نہیں رہی کہ وہ مزید عرصہ کے لئے کام کر سکے۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اقتدار اعلیٰ ملک کے عوام ہی کو حاصل ہے۔ اور وہی اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعہ دستوری معاملات سمیت تمام مسائل کا فیصلہ نئے انتخابات کے ذریعہ کریں گے۔

کسی ملک کا امن جیسا کہ مسلمہ ہے۔ بہرحال حکومت کا سب سے پہلا اور بنیادی مقصد ہے۔ دیگر ضمنی مقاصد کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے نظم ونسق کے بغیر تمام کاروبار تہ وبالا ہو جاتے ہیں۔ اور جو طاقتیں ملک وقوم کی بہبودی کے لئے خرچ ہونی چاہئیں۔ وہ تباہی پر خرچ ہونے لگتی ہیں۔ اسی لئے اسلام نے بھی فتنہ وفساد کو قتل سے بھی اشد جرم قرار دیا ہے۔

گورنر جنرل کے اس اقدام کا جو خیر مقدم تمام پاکستان میں کیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ایک نہایت دانشمندانہ اور بروقت اقدام ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملک میں جو تموج وہیجان پچھلے دنوں سے رونما ہو رہا تھا۔ وہ ایک بہت بڑے طوفان کا پیش خیمہ بننے والا تھا جس کو اگر بر وقت روکا نہ جاتا۔ تو یقیناً یہاں حالت ابتر ہو جاتی۔ ہم سیاسیات میں دخل اندازی کرنا نہیں چاہتے لیکن بطور امن پسند شہری ہونے کے چاہتے ہیں کہ ملک کا نظم ونسق درہم برہم نہ ہو۔ اور یہاں امن کی فضا قائم رہے۔ اس لئے ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ تمام ملک میں جس طرح گورنر جنرل کے اقدام پر اعتماد ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ یقیناً ملک وقوم کی بہتری کا ضامن ثابت ہو گا۔ اور تمام سیاسی ادارے اور تمام سیاسی پارٹیاں باہم ایک دوسرے سے اختلافات رکھتے ہوئے بھی موجودہ مرکزی حکومت سے ملکی نظم ونسق کے قیام میں پورا پورا تعاون کریں گی۔ اور اپنے اختلافی تصورات کو ملک کے عام مفاد کے راستہ میں حائل نہیں ہونے دیں گی۔

اس اعلان کا جیسا کہ عام طور پر محسوس کیا گیا ہے نہایت خوش آئند پہلو یہ ہے۔ کہ اس میں ملک میں جلد از جلد نئے انتخابات کے ذریعہ عوام کی نمائندہ اسمبلی کو معرض وجود میں لانے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ جو تمام اہم ملکی مسائل کو طے کرے گی۔

جمہوری حکومت اس زمانہ میں بہترین طرز حکومت سمجھی جاتی ہے۔ اور اکثر خوش نصیب ممالک میں یہ بہت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ اسلام نے بہت سے ایسے اصول بیان کئے ہیں۔ جو جمہوری نظام کی جان کہے جا سکتے ہیں مثلاً وامرھم شوریٰ بینھم یعنی معاملات باہم مشورہ سے طے کرتے ہیں۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی یعنی دین میں اکراہ نہیں۔ کیونکہ ہدایت کو گمراہی سے ممیز کر دیا گیا ہے۔ مگر جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے

اسلام فساد اور انارکی کو قتل سے بھی زیادہ اشد برائی سمجھتا ہے۔ کیونکہ جس طرح شراب ام الخبائث ہے، اور اس سے بھی بڑھ کر فتنہ وفساد ام الجرائم ہیں۔ اسلام جرم کی جڑ پر کلہاڑا رکھتا ہے۔

عوامی لیڈر سو مفاد پرست لیڈروں کو تو جانے دیجئے۔ وہ تو سوائے اپنی ذات کے کسی کو خاطر میں نہیں لاتے۔ ملک وقوم تباہ ہو جائیں تو ہو جائیں ان کا وقتی مطلب پورا ہو جائے۔ مگر مصیبت تو یہ ہے کہ اکثر لیڈر محض اپنی انتہا پسندی کی وجہ سے بڑے بڑے مقدس اصولوں کو بھی محض ایک سیاسی سٹنٹ بنا کر رکھ دیتے ہیں دانشمندی تو خیر کسی حد تک فطری چیز ہے۔ مگر ایسے لوگ جوش سے بے ہوش ہو کر حب الوطنی کی دیواریں بھی پھاند جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ خود بھی اپنے فریب میں آ جاتے ہیں۔ اور ملک وقوم کے لئے مصیبت بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ مثلاً مصر کی جماعت اخوان المسلمین کے مرشد عام ہیں۔ چنانچہ دمشق کا روزنامہ صوت العرب لکھتا ہے کہ

"اخوان المسلمین کو یہ جاننا چاہیئے کہ شام جس نے استبدادیت سے چھٹکارا پانے کے لئے پانچ سال تک کوشش کی ہے۔ اب پھر انارکی اور مذہبی انتہا پسندی کے سایہ میں رہنا نہیں چاہتا۔ اور وہ یہ بات پسند نہیں کرتا۔ کہ وہ اپنے ایک ہمسایہ عرب ملک سے تعلقات خراب کر کے اپنی جمہوری حکومت کی ابتدا کرے۔

اب ہم اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ ذاتی مقاصد حاصل کرنے کے لئے مذہب کو آلہ کار بنایا جائے۔ ہم یہ باور کرنے پر تیار نہیں ہیں کہ اسلام خطرے میں ہے۔ محض اس بناء پر کہ الھضیبی مصر میں برسر اقتدار نہیں آ سکے ہیں"

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

۵-۶-۷ نومبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے اجتماع کے دن قریب آ رہے ہیں۔ مجالس اس کے لئے تیاری کر رہی ہوں گی۔ مگر ابھی تک دفتر میں ضروری اطلاعات بہت کم مجالس کی طرف سے آئی ہیں۔ بقیہ مجالس کو بھی اس طرف توجہ فرمانی چاہیئے۔

(۱) ہر خادم کے پاس بیج ہونا ضروری ہے۔
(۲) ہر خادم کے پاس خادم کا سامان (تھیلہ معہ دوسری اشیاء) مکمل ہونا ضروری ہے۔
(۳) خیموں کا سامان مجالس اور خدام ساتھ لائیں۔
(۴) علمی مقابلوں میں مضمون نویسی کے لئے کاغذات ساتھ لائیں۔
(۵) ہر خادم کے پاس کپڑے کا بلہ ضروری ہونا چاہیئے۔ جس پر اس کا نام مجلس کا نام اور قطعہ کا نام لکھا ہو گا۔
(۶) خادم کے تھیلے میں بھنے ہوئے چنے ضرور ہوں۔ ورنہ تکلیف ہو گی۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خریداران خالد توجہ فرمائیں

پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ماہ نومبر کا رسالہ خالد یکم نومبر ۱۹۵۴ء کو جملہ خریداران کو بھجوا دیا جائے۔ چونکہ اکثر مجالس کے خدام اجتماع پر تشریف لا رہے ہوں گے۔ اس لئے انہیں چاہیئے۔ کہ رسالہ خالد کا گزشتہ بقایا اور یکم نومبر سے آئندہ سال کی قیمت اجتماع پر لیتے آئیں۔ جو خدام خود نہیں آ سکتے۔ وہ آنے والے خدام کے ذریعہ بھجوا دیں۔ اور جن مجالس سے کوئی خادم نہیں آ رہا وہ بذریعہ ڈاک بھجوا دیں۔

جن خریداروں کی طرف سے رسالہ کی قیمت اجتماع پر نہ آئے گی۔ اجتماع کے بعد ان کے نام وی پی بھجوا دیئے جائیں گے۔ جن کی وصولی ان کے لئے ضروری ہو گی۔ مگر وی پی پر خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ پس اس خرچ کو بچانے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ رسالہ کی قیمت اجتماع پر ہی بھجوا دی جائے۔

نومبر کا پرچہ اجتماع نمبر ہو گا۔ جس کی قیمت ۱۲ فی پرچہ ہو گی۔ مگر مستقل خریداروں سے کوئی زائد قیمت نہیں لی جائے گی۔ مینجر ماہنامہ خالد ربوہ

دعائے مغفرت

میرے بھائی مکرم سید محمد غنی صاحب ولد مکرم سید حیات شاہ صاحب مرحوم اپنے وطن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں ۲۱/۲۲ اکتوبر ۱۹۵۴ء کی شب کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم موصی تھے۔ احباب سے ان کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مبلغ جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ

جماعت احمدیہ عدن کی تبلیغی مساعی

دار التبلیغ کا قیام۔ تربیتی جلسے عدن ریڈیو پر فضیلت اسلام پر لیکچر

—— ششماہی رپورٹ از مارچ تا ستمبر سنہ ۱۹۵۴ء ——

جماعت احمدیہ عدن نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں حسب معمول اپنی تبلیغی اور تعلیمی اور تربیتی سرگرمیوں کو جاری رکھا۔ جماعت نے اپنے لئے سال رواں کے ابتدا میں ایک پروگرام مرتب کیا تھا۔ جس کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا کام جماعت کے لئے موزوں دار التبلیغ کا حصول تھا۔ جماعت کا مرکز ایک چھوٹے سے کرائے کے مکان میں تھا۔ جو نمازوں اور اجتماعوں کے لئے کافی نہ تھا۔ اور نماز جمعہ عیدین اور ہفتہ واری جلسے ڈاکٹر محمد خان کے مکان پر ہوا کرتے تھے الحمد للہ کہ خاصی تگ و دو کے بعد موجودہ مرکز سے قریب ہی ایک مکان کرائے پر مل گیا۔ جس کی مرمت وغیرہ کرنے کے بعد اب جماعت کا مرکز اس میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اور ہفتہ واری جلسے نماز جمعہ اور عیدین وغیرہ اب اسی میں ہوتے ہیں۔ نئے مرکز میں بجلی اور پنکھا لگا لیا گیا ہے۔ اور حاضرین جلسہ کے لئے آرام اور احترام سے بیٹھنے کا خاطر خواہ بندوبست ہو گیا ہے۔ جماعت کا ارادہ یہ ہے کہ اپنا ملکیت کا مکان ہو۔ اس غرض کے لئے بھی ایک پرانا مکان ایک موزوں جگہ پر خرید لیا گیا ہے۔ جو مناسب وقت پر نئے سرے سے تعمیر کیا جائے گا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں جو مشکلات درپیش ہیں ان کو دور کر دے آمین

(۲) تعلیم و تربیت کے پروگرام کے مطابق ہر ماہ میں دو جلسے کرتے ہیں۔ جن میں احباب جماعت [illegible] لاتے ہیں۔ مختلف نصائح کے علاوہ جماعت کے نوجوانوں اور ناآزمودہ احباب کو تقریریں کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ یہ جلسے عرصہ زیر رپورٹ میں سوائے ماہ رمضان کے جاری رہے۔ مندرجہ ذیل مضامین پر مختلف احباب نے مقالے پڑھے۔

(۱) اخلاق فاضلہ (۲) تحریص علی الاستقامت (۳) جمع القرآن (۴) وفات المسیح (۵) محمد محرر الجسد (۶) اثبات القیامت (۷) الفقر فی عدن (۸) القرآن وعلم الطبیعہ (۹) زیارت اولیاء (۱۰) میں کیوں احمدی ہوا (۱۱) ہم سچے ہیں۔ (۱۲) احمدیت کا پیغام

ان مضامین کے علاوہ قرآن مجید کی تفسیر اور مشکل الفاظ کی تشریح۔ بعض احادیث النبی کی تشریح۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات بھی ان جلسوں میں پڑھے جاتے رہے۔

(۳) تبلیغی جلسے بھی مہینہ میں دو بار منعقد کئے جاتے رہے سوائے ماہ رمضان کے۔

ان جلسوں میں عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل مضمونوں پر تقریریں کی گئیں

(۱) الدین نصیحۃ (۲) النبوۃ روح الاسلام (۳) دین میں تفکر تقلید سے بہتر ہے (۴) جمع القرآن (۵) انقلاب حقیقی (۶) تبشیر علی الانبیاء سے ہے (۷) پہلی کتابوں کو خدا نے کیوں محفوظ نہیں رکھا (۸) خدا کی ہستی پر دو دلیلیں (۹) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (۱۰) زنا اور اس کے نقصان (۱۱) عظمت الاسلام (۱۲) اسلام ہر زمانہ کی مشکلات حل کرتا ہے۔ (۱۳) مسیحیت اور اسلام کے درمیان فرق (۱۴) حریۃ الدینیہ اسلام میں (۱۵) خدا کی محبت کس طرح حاصل کی جا سکتی ہے

(۴) ایک خاص جلسہ معراج النبی کے سلسلہ میں منعقد کیا گیا۔ جس میں معراج النبی پر احمدیت کے نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالی گئی۔

ہمارے سیکرٹری تعلیم و تربیت حمیدہ سعید صوفی نے عدن ریڈیو پر اپنی تقریر اسلام میں دینی حریت کے موضوع پر پڑھی

(۵) ماہ رمضان میں یہ پروگرام بند رہے۔ اور ان کی بجائے ہر روز قرآن مجید کے ایک پارے کا درس دیا جاتا رہا۔ حاضرین باری باری سے ایک رکوع پڑھتے اور برادرم عبد اللہ محمد شیوطی یا کوئی دوسرا دوست مشکل مقامات کی تفسیر مختصراً بیان کر دیتا۔ اس طرح ختم قرآن کیا گیا۔ اس کے علاوہ رات کو تراویح باجماعت ادا کی جاتی رہیں۔

(۶) نماز جمعہ میں حاضری اچھی رہی۔ سوائے چند ایک دوستوں کے سب حاضر ہوتے رہے۔ امام الصلوٰۃ عبد اللہ محمد شیوطی کتب مسیح موعود یا کتب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اقتباسات کے علاوہ مختلف مفید نصائح دیتے رہے۔

(۷) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر حملہ کی خبر پہلی بار ۱۰ مارچ ۱۹۵۴ء کو برادرم ڈاکٹر محمد خان نے پاکستان ریڈیو پر سنی فوراً تمام دوستوں کو اطلاع دی گئی۔ جس سے بے حد بے چینی پھیلی۔ دوستوں کے دل غم سے لبریز ہو گئے، بعض دوست لگاتار رو رہے تھے۔ شام کو مرکز سے تار بھی آ گئی۔ احباب کا فوری جلسہ طلب کیا گیا۔ اور معلومہ حالات سے آگاہ کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ رات تہجد میں ۴

۴ اٹھ کر دوستوں کو دعا کرنے کے لئے کہا گیا۔ سوموار کے دن جماعت کے اکثر دوستوں نے روزہ رکھا۔ دو بکرے ذبح کر کے مسکینوں میں گوشت بانٹا گیا۔ قرار پایا کہ ایک خط حضور کی خدمت میں جماعت کی طرف سے اجتماعی طور پر اخلاص اور محبت کے اظہار کے لئے اور تجدید عہد وفاداری کے لئے ارسال کیا جائے۔ جو ارسال کیا گیا۔ ایسے ہی اس شنیع واقعہ کے متعلق نفرت کے اظہار کے لئے ریزولیوشن پاس کر کے رئیس وزراء پاکستان رئیس وزراء پنجاب اور پریس کو بھیجے گئے۔ عدن کے لوکل اخبار القلم العدنی میں اس واقعہ کی خبر شائع ہوئی۔

(۹) عرصہ زیر رپورٹ میں دو دوست بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ پہلے دوست کا نام حسن سعید عقلان ہے۔ جو نماز جمعہ۔ جلسوں اور چندوں میں اخلاص سے حصہ لے رہے ہیں۔ دوسرے دوست علی سالم ہیں۔ جو حال ہی میں جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ احباب سے استقامت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۱۰) برادرم ڈاکٹر میجر عبد العزیز بشیری کو آخری عمر میں اللہ تعالیٰ نے لڑکا دیا جس پر تمام دوستوں کو بہت خوشی ہوئی۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو لمبی عمر دے اور با اقبال بنائے۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ عدن)

اپنی ضروریات کم کر کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں چندہ دینا ہی اصل قربانی ہے

دور اول کے مجاہدین کی انیس سالہ فہرست کا بڑا حصہ بن چکا ہے۔ مگر اس میں بعض احباب کا کچھ کچھ بقایا بھی ہے۔ دفتر اس بقایا کی اطلاع دے رہا ہے۔ تا احباب اپنے بقایا کو ادا کر کے اپنا نام فہرست میں لکھوا لیں۔ فہرست کے شائع ہونے پر اپنا نام نہ پا کر ان کو حسرت و افسوس نہ ہو پس بقایا دار احباب دفتر کی چٹھی پر فوری توجہ فرما کر رقم ادا کریں۔ اور جو اب سے دفتر کو اطلاع دیں کہ بقایا ادا کر دیا ہے۔ تا نام فہرست میں درج کر لیا جائے۔ جو احباب انیس سال سے متواتر قربانی کرتے رہے ہیں۔ اب ان کے ذمہ تھوڑا سا بقایا ایک دو سال کا ہے۔ ان کے لئے یہ قربانی دوبھر نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ حقیقت میں قربانی کہتے ہی اس چیز کو ہیں۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے اپنی ضروریات کم کرے۔ اور اپنا پیٹ کاٹے۔ اور پھر راہ خدا میں چندہ دے۔ مگر یہ بھی خوب یاد رکھے کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے مفلس نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ضرور اس کے لئے غیب سے روزی کے سامان فرماتا ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

الفضل ردی میں نہ فروخت کیا جائے

نظارت ہذا میں یہ شکایت موصول ہوئی ہے۔ کہ بعض لوگ الفضل کو دوسری ردی کے ساتھ فروخت کر دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دوکاندار اخبار کے پرچوں میں سودا ڈال کر فروخت کرتے ہیں۔ اور ان پرچوں میں قرآن کریم کی آیات اور حدیثیں درج ہوتی ہیں۔ اس طرح آیات کی بے ادبی اور حدیثوں کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اس فعل سے کنارہ کش ہوں۔ جس کے نتیجہ میں بے ادبی اور بے حرمتی ہوتی ہو۔ عہدیداران جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس بارہ میں اپنی جماعت کو متنبہ کر دیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی حسب سابق ہوگا۔ جس کا پروگرام جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کو بہت کافی دیر سے بھجوایا جا چکا ہے۔ بیرونی مجالس سے آنے والے اطفال اس پروگرام کو اچھی طرح پڑھ لیں۔ اور اس کے مطابق تیاری کر کے آئیں۔ زیادہ اچھا ہوگا۔ اگر بیرونی مجالس سے آنے والے اطفال کے ساتھ ان کے مربیان بھی ربوہ آ سکیں۔ تا وہ ربوہ میں اطفال کی تربیت کا طریق دیکھ کر اپنے ہاں اس پر عمل کرا سکیں۔ ہر طفل سے اجتماع کا چندہ ۸ آنے فی طفل وصول کر کے ضرور مرکز میں بھجوائیں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کا پہلا بچہ منیر الدین بعمر ۸½ ماہ مورخہ ۱۸/۱۰/۵۴ بعارضہ نمونیا فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے نعم البدل عطا فرمائے۔ بشیر الدین احمد ملکھیانہ ضلع جھنگ۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مفتوحین کے متعلق کمیونسٹوں کا طرزِ عمل

زندگی کے کوئی سے دو نظام ہائے فکر و عمل کے درمیان فیصلہ کرنے کا ایک احسن طریقہ یہ ہے۔ کہ دیکھا جائے کہ وہ کس قسم کے انسان تیار کرتے ہیں۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ ایک قدیم اور درست قول ہے۔ لیکن یہ ایک ایسا معیار ہے۔ جس کے مطابق اسلام کا سامنا کرنے سے کمیونسٹ بہت کتراتے ہیں۔ کیونکہ وہاں ایک طرف تو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے برگزیدہ انسان ہیں۔ جن کی پاکیزگی نفس طہارت قلب اور شرافت کردار کو پوری طرح بیان کرنے کے لئے زبان الفاظ ہی نہیں رکھتی۔ اور دوسری طرف لینن اور سٹالن جیسے ابن الوقت لوگ ہیں۔ جن کے لئے نہ تو کوئی چیز حرمت والی ہے۔ اور نہ ممنوع اگر کسی کمیونسٹ کو یہ معیار استعمال کرنے پر مجبور کر دیا جائے۔ تو وہ اس تفاوت کو شخصی اختلافات اور مستثنیات سے تعبیر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس طرح اس فیصلے سے بھاگتا ہے۔ جو اس کے خلاف صادر ہونے والا ہوتا ہے۔ لیکن ایک تفاوت کو جو اس قدر بدیہی ہو۔ اور جو بحیثیت مجموعی پیروانِ اسلام اور کمیونزم کے دلدادوں کے درمیان پایا جاتا ہو۔ کس طرح محض شخصی اختلافات پر محمول کیا جا سکتا ہے۔

گذشتہ جنگ عظیم میں ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں۔ جن سے اسلام اور کمیونزم کے پیدا کئے ہوئے انسانوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے کہ جب یہ فاتح کی حیثیت سے کسی مفتوح شہر میں داخل ہوتے ہیں۔ تو اس وقت کس قسم کے اخلاق اور افعال کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

ذیل میں ہم برطانیہ کے ایک ماہنامہ کے ادارتی مقالے کے کچھ اقتباسات درج کرتے ہیں جن سے یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ شہر ڈنزگ میں جب جرمن وہاں سے پسپا ہو گئے تھے اور روسی فوجیں اس میں داخل ہوئی تھیں۔ تو کس قسم کے واقعات ظہور میں آئے۔ اس مضمون کے لکھنے والے کا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے پاس ان تمام باتوں کا جو لکھی گئی ہیں۔ کافی اور تسلی بخش ثبوت موجود ہے۔ جس میں بہت سے عینی گواہوں کی تحریری شہادتیں اور غیر جانبدار اشخاص کی تحریریں اور رپورٹیں ہیں۔

چند غور طلب باتیں

ناظرین اس سرگذشت کو پڑھتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ یہ سپاہی جن کے واقعات اور اعمال بیان کئے جا رہے ہیں۔ سوویٹ روس کے سپاہی ہیں۔ جنہیں کمیونسٹ تمام دنیا کے سامنے بطور نمونہ پیش کرتے اور جن کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے۔ اور یہ بھی خیال رہے۔ کہ اب کمیونسٹوں کے پاس وہ عذر بھی نہیں ہے۔ جس کے ذریعہ وہ انقلاب روس کے خونین واقعات کی ذمہ داری کو ٹالنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ یعنی اس وقت روس کی اکثریت کمیونزم کی تعلیم سے متاثر نہیں ہو چکی تھی۔ بلکہ اب یہ حالت ہے۔ کہ جب سے روس میں کمیونزم سرکاری دین کی حیثیت سے قائم ہوا ہے۔ ایک پوری نئی نسل جوان ہو چکی ہے۔ اور روس کی تمام آبادی اور بالخصوص سرخ فوج پر کمیونزم اپنا رنگ چڑھا چکا ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھیئے۔ کہ یہ ۱۹۴۵ء کے واقعات ہیں جبکہ ولیسٹ فیلیا کی صلح اور اس کے منظور کردہ قوانین کو صدیاں گذر چکی ہیں۔

اگر ہم ڈنزگ کی اس کہانی کا مسلمانوں کی شام اور عراق کی فتوحات کے ان واقعات کے ساتھ موازنہ کریں۔ جو تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں۔ اور جو ولیسٹ فیلیا سے نو صدی پہلے کے واقعات ہیں۔ جبکہ دنیا نے ابھی کسی ایسے قانون کا نام بھی نہیں سنا تھا۔ جو جنگ میں فریق غالب کے حقوق و اختیارات پر کسی قسم کی پابندی عائد کر سکتا۔ تو کمیونسٹوں کو چین کہیں نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہاں بھی حالات عام سپاہیوں اور ان کے معمولی امیروں کے ہیں۔ جنہوں نے مختلف شہروں پر فتح کے بعد قبضہ کیا۔ پھر وہاں بھی اسلام کے بحیثیت نظام کے قیام پر تقریباً ایک نسل کا زمانہ گذر چکا ہے۔ نیز مسلمان بھی زبردست دشمنوں کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔ اس وقت اسلام کی جنگ بیک وقت دنیا کی دو عظیم ترین سلطنتوں روما اور ایران کے ساتھ ہو رہی تھی۔

مسلمان فاتح کی حیثیت میں

تاریخ بتلاتی ہے۔ کہ جس دن اسلام کے یہ سپاہی کسی شہر پر قابض ہو جاتے تھے۔ اس دن سے اہل شہر کی جان مال اور عصمت اس سے کہیں زیادہ مامون و محفوظ ہو جاتی تھی۔ جیسی کبھی اس سے پہلے ان کے اپنے ہم مذہبوں کی حکومت میں ہوتی تھی۔ ان مسلمان سپاہیوں کا طرزِ عمل اتنا پاکیزہ ہوتا تھا۔ کہ اہلِ شہر دعائیں مانگتے تھے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ جنگ کے کسی مد و جزر کی وجہ سے ان فوجیوں کو ان کا شہر خالی کرنا پڑے۔ اور اگر کسی وقت کسی جنگی مجبوری کی بنا پر اس اسلامی فوج کو شہر سے نکلنا پڑتا تھا۔ تو بجائے اس کے کہ ان کی جیبیں لوٹ مار کے مال سے بھری ہوں۔ وہ قانونی طور پر وصول کئے ہوئے محاصل بھی اہل شہر کو یہ کہہ کر واپس کر دیتے تھے۔ کہ جب ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے۔ تو تمہارے مال کو کس طرح اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ یہ مسلمان سپاہی مفتوح شہروں میں داخل ہوتے ہیں۔ اور شہر کی عورتیں یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ کس قسم کے انسان ہیں۔ جن کی شجاعت اور خدا ترسی کے واقعات ان کے کانوں تک پہنچے ہیں۔ ؍ ؍ گھروں سے باہر نکل آتی ہیں۔ لیکن یہ سپاہی یہ فاتح نگاہیں زمین میں گاڑ کر چل رہے ہیں۔ تاکہ غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کے قانون کی کسی شق کو توڑ نہ بیٹھیں اور اس کی رضا کی بجائے جس کے حصول کے لئے وہ اس جہاد میں شامل ہیں۔ کہیں اس کی ناراضگی کو نہ خرید بیٹھیں۔

اشتراکی غلبہ حاصل کرنے کے بعد

اب وہ اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اور جن سے معلوم ہوگا۔ کہ روس کے شریف کمیونسٹوں نے مفتوحین کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

"شہر ڈنزگ ۲۷ مارچ ۱۹۴۵ء کو روسیوں کے قبضے میں آیا۔ اور لوٹا گیا۔۔۔ جرمنوں نے شہر چھوڑتے وقت عام حکم دیا تھا۔ کہ تمام لوگ شہر سے نکل جائیں۔ لیکن اہل ڈنزگ بالعموم اس بات پر یقین کئے بیٹھے تھے۔ کہ اتحادی پھر ان کے شہر کو آزاد ریاست کا مرتبہ دے دیں گے۔ ۔۔۔۔ یہی وجہ تھی۔ کہ انہوں نے جرمنوں کے حکم کی تعمیل نہ کی۔ اور شہر کی پناہ گاہوں میں چھپ کر روسیوں کی آمد کے منتظر رہے۔ ان کی تعداد مضافات کے پناہ گزینوں کی وجہ سے اور بھی بڑھ گئی تھی۔"

"روسی ہر پناہ گاہ۔ ہر مکان اور ہر تہ خانے میں داخل ہوئے۔ اور انہوں نے بجبر گھڑیاں انگوٹھیاں اور نقدی وغیرہ لوگوں سے حاصل کی۔ تقریباً تمام عورتوں کی عصمت دری کی گئی۔ اور مظلومین میں ۶۵ برس تک کی سن رسیدہ عورتیں بھی تھیں۔ اور پندرہ بلکہ بارہ سال کی عمر کی بچیاں بھی۔ بہتوں کے ساتھ دس بیس بلکہ تیس دفعہ یہ فعل قبیح کیا گیا۔ ان میں جن سے یہ سلوک کیا گیا۔ اکثر کو آتشک اور آتشکی امراض لاحق ہو گئے۔ شہر میں جتنے مکانات باقی رہ گئے تھے۔ ان میں سے ہر ایک کو لوٹا گیا۔ ایک عینی شاہد کا بیان ہے۔ کہ روسیوں نے حکم دیا تھا۔ کہ تمام دروازے غیر مقفل رہیں۔ والحمر لیس ٹ فرنیچر۔ پیانو۔ سینے کی مشینیں اور اس قسم کا تمام سامان نکال لیا گیا۔"

"روسی سپاہیوں میں شراب خوری کی وجہ سے نشے کی حالت عام تھی۔ اور ان کے افسروں کا ان پر کسی قسم کا قابو معلوم نہیں ہوتا تھا۔ افسروں میں بھی بہت سے خود اس ظلم و تعدی میں حصہ لے رہے تھے۔ اگرچہ کچھ لوگ شہریوں کے حال پر ترس کھاتے اور سپاہیوں کو روکنے کی کوشش کرتے تھے۔ یہ حالات کئی دن تک جاری رہے۔ ان لڑکوں کو جو اپنی ماؤں کو بچانے کی کوشش کرتے تھے۔ گولی مار دی جاتی تھی۔ خودکشی کے بہت سے واقعات ہوئے۔" ڈنزگ کا کلیسیا لوٹا گیا۔ اور اسے ناقابل بیان گندگی کی حالت میں چھوڑا گیا۔"

"دوسرے شہروں میں بھی اسی قسم کے حالات تھے۔ شہر آگویا میں روسی سپاہی جو تمام کے تمام شراب کے نشہ میں چور نظر آتے تھے۔ اپنے افسروں کے قابو سے بالکل باہر ہو گئے۔ ۔۔۔۔ ایک روسی افسر مختلف پناہ گاہوں میں گیا۔ اور لوگوں کو کلیسیا میں پناہ لینے کا مشورہ دیا۔ اور یہ افراد وہاں ایک رات اور ایک دن محفوظ رہے۔ دوسری رات معبد پر بھی حملہ کیا گیا۔ اور اس کے اندر ہر قسم کے فواحش کا ارتکاب کیا گیا۔ ان بیچاروں نے وہاں سے بھاگ کر پادری کے مکان پر پناہ لی۔ اور دو دن تک روسیوں کو ان کا علم نہ ہو سکا۔ تیسرے دن ان کی پھر عصمت دری کی گئی۔ جن کے ساتھ یہ فعل کیا گیا۔ ان میں کئی سسٹر آف مرسی (راہبہ خواتین) اور تیرہ سال کی ایک لڑکی بھی تھی۔"

"ڈنزگ کا ہسپتال مکمل طور پر لوٹا گیا۔ اور وہاں ایک چیز بھی باقی نہ چھوڑی گئی۔ خواتین ڈاکٹروں اور نرسوں کی عصمت دری کی گئی۔"

"بہت سے لوگ گرفتار کئے گئے۔ ایک عینی شاہد کا بیان ہے۔ کہ اسے اور تیس ۳۰ اور لوگوں کو ایک اصطبل میں محبوس کر دیا گیا۔ یہ لوگ پانچ روز تک وہاں سوائے اس پانی کے جو ایک متعفن نالی سے چلوؤں سے اکٹھا کر لیتے۔ بالکل بے آب و دانہ رہے۔ ۔۔۔۔ دیگر ڈنزگ کے گرفتار شہریوں سے سوال کئے گئے۔ کیا وہ کسی نازی جماعت کے رکن تو نہ تھے۔ اور ان کے انکار کرنے پر اس سختی سے مارا گیا۔ کہ وہ ہر چیز کا اقبال کرنے پر تیار تھے۔ بہت سوں کو سٹرالہ میں ایک قیدیوں کے کیمپ میں بھیج دیا گیا۔ کمرے اس طرح تنگ ہوتے تھے۔ کہ سونے کے لئے لیٹا نہ جا سکتا تھا۔ ہر روز آٹھ دس سو آدمیوں کو سائبیریا بھیج دیا جاتا تھا۔ روسیوں نے شہر کے باقی ماندہ حصے کو آگ لگا دی۔ اور شہر کی تباہی کی تکمیل ہو گئی۔"

"روسیوں نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ تمام جرمن شہر بدر ہو جائیں۔ اصلی جرمنوں اور اہالیانِ ڈنزگ کے درمیان کوئی تخصیص نہ کی گئی۔ ۔۔۔۔۔ جولائی کے پہلے نصف میں پولینڈ کی ملیشیا نے ڈنزگ کو اس کے شہریوں سے خالی کر دیا۔ اور کسی ضعیف بیمار اور بوڑھے کا بھی لحاظ نہ کیا گیا۔"

یہ خاتمہ تھا۔ ڈنزگ والوں نے اس کے بعد اپنے شہر کو۔ اس کے کھنڈرات کو بھی نہ دیکھا۔ بلکہ ریل گاڑیوں کشتیوں پر یا پیدا ہی اس بے خانماں ہجوم میں شامل ہو گئے۔ جو ان علاقوں سے روسٹوک۔ سٹیٹس۔ ہیمبرگ اور برلن کی طرف رخ کئے ہوئے تھا۔

یہ واقعات کسی قسم کے تبصرے کے محتاج نہیں ہیں۔ البتہ اتنا کہہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کا عمل صرف کمیونسٹوں یا روسیوں یا پولوں تک ہی محدود نہیں بلکہ ہر اس مقام پر دیکھا جا سکتا ہے۔ جہاں انسان اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کے سامنے سر عبودیت جھکانے سے انکار کرتا ہے۔ اور اس سے منہ موڑ کر انسانی زندگی کی عمارت کو اپنے ہی تصورات پر تعمیر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ حق یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے احکام اور اس کے پیغمبر کے طریقے کا علم ہی ایسے مواقع پر وحشی بننے سے انسان کو روک سکتا ہے۔

لندن کے عجائب خانے

(۲)

گذشتہ روز کیمبرج میں مشہور ڈرامہ اور ناول نگار خاتون اگاتھا کرسٹی کے شوہر اور نامور ماہر آثار قدیمہ و تحقیقہ پروفیسر میلوون کا لیکچر سننے کا موقعہ ملا۔ جو ان کی مقام نمرود کی کھدائی کے متعلق تھا۔ جہاں انہوں نے بعض بڑے خوبصورت مجسمے برآمد کئے ہیں۔ ان میں ہاتھی دانت کی کھدائی کی ایک چیز مجھے بہت پسند آئی .... جس میں ایک شیر ایک آدمی کی شہ رگ سے خون پی رہا ہے۔ اور اس شخص کے کرب و ایذا اور شیر کی درندگی کا اظہار بڑی چابکدستی سے کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ گھر کے محافظ دیوی دیوتا جن کے مجسمے دہلیز کے پاس ایک گڑھے میں نصب کئے جاتے تھے۔ اور وہ راکشش جن کا یہ وظیفہ کرتے تھے۔ بڑے عجیب و غریب اور دلچسپ ہیں۔ ان میں سے بہت سی چیزیں جن کی سلائیڈیں ہمیں دکھائی گئیں۔ بالآخر برٹش میوزیم میں رکھی جائیں گی۔ برٹش میوزیم کا حال ہمارے اندازے سے زیادہ طویل ہو گیا ہے۔ اس لئے اب میں اسے یہیں چھوڑ کر ساؤتھ کینسنگٹن کے تاریخ فطرت (NATURAL HISTORY) کے عجائب گھر کی طرف آتا ہوں۔

جنوبی کینسنگٹن کا عجائب گھر

اس عجائب گھر کی عمارت بے حد دلکش ہے سفید و سیاہ چتکبرے گنبد اور مینارے بڑے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ اندر داخل ہونے پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا بھر کے جنگلوں، پہاڑوں اور سمندروں کی مخلوقات اور کروڑوں سال پرانے حیوانات یہاں یلغار کر آئے ہیں۔ لندن کے باغ حیوانات کے زندہ جانوروں اور پرندوں سے شاید میں اتنا مسحور نہ ہوا تھا۔ جتنا یہاں ان کے تاریخی ارتقا کے منظر، ڈھانچوں جیتے جاگتے ماڈلوں۔ فطری ماحول کی عکاسی اور متحجر باقیات (FOSSILS) سے ہوا۔ شروع میں ایک طرف دنیا بھر کے بیشمار نہایت خوبصورت پرندوں کے مصنوعی مگر ہو بہو زندہ اور اصلی رنگ و روپ کے ماڈل یا نمونے رکھے ہیں۔ جن کے نیچے ان کی علاوہ انڈے دینے کے موسم میں صبح کے نظر آنے والے رنگ رنگ اور چتکبرے۔ بھورے، سنہری۔ چینیوں رسے انڈے۔ ان کے فطری ماحول اور گردو نواح کی عکاسی رخصلاً جھاڑیاں یا جوہڑ وغیرہ کے ماحول، گرمی اور سردی کی نقل مکانی کی تفصیلات اور دیگر حالات رنگ کے اور دلچسپ لکھے گئے ہیں ایک جگہ ایک استانی صاحبہ ننھے بچوں کی ایک جماعت لئے بیٹھی تھیں۔ بچے اپنی کاپیوں میں ان پرندوں کی رنگدار ڈرائنگ کر رہے تھے۔ اور استانی صاحبہ ان کی عادات اور ماحول انہیں سمجھا رہی تھیں۔ اس طرح چھوٹی ہی عمر سے بچے پرندے اور جانوروں میں نہیمانہ دلچسپی لینے لگتے ہیں۔ اور ان کے رہنے سہنے کے طریقوں اور عادات سے واقف ہو جاتے ہیں ایک اور شعبے میں بڑے بڑے مگرمچھ عظیم الجثہ کچھوے۔ عجیب و غریب سمندری جانور مختلف قسم کے رنگ برنگ کے سانپ۔ گزوں لمبے اور منوں بوجھل اژدہوں ران سے بڑے اور خونخوار کہ ازدہے شاید ہی کسی نے دیکھے ہوں۔ انسان تو شاید ان کی داڑھ بھی گرم نہ کر سکے۔ اور چند لمحوں میں ہضم ہو کر رہ جائے۔ سمندری کیکڑے اور اسفنج رکھے ہیں۔ یہ سب جانور غالباً کیمیائی طریقے سے سکھا کر محفوظ کئے گئے ہیں۔ اور صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ نہیں۔ ان کا اندرونی نظام اور رنگین تصویروں کے ذریعہ اور بعض اوقات حقیقی ہڈیوں اور جوڑوں کے ذریعہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ایک کمرے میں وہیل مچھلیاں دکھائی گئی ہیں۔ یہ کمرہ کوئی اسی نوے فٹ لمبا اور تیس فٹ چوڑا ہوگا۔ اس کے بیچوں بیچ ایک تودۂ کوہ کے برابر سیاہ فام وہیل مچھلی رکھی ہے۔ جو کوئی ساٹھ فٹ لمبی اور دس پندرہ فٹ چوڑی ہوگی۔ اور جس کا وزن کئی ٹن ہوگا۔ غالباً ایسی ہی مچھلی ہو گی۔ جس پر سندباد جہازی اور اس کے ساتھی جزیرہ سمجھ کر جہاز سے اتر گئے تھے۔ اور کھانا پکانے کے لئے آگ جلا رہے تھے۔ کہ وہیل مچھلی نے کروٹ بدلی۔ اور سب کے سب غڑاپ سے سمندر کے اندر جا گرے معلوم ہوا۔ ایسا دھوکہ کھانے میں ان بیچاروں کا کچھ قصور نہ تھا۔ ہم نے اس مچھلی کے حجم کا تخمینہ کرنے کے بعد یہ اندازہ لگایا۔ کہ اس کے تنور شکم میں بآسانی پانچ سو سے چھ سو تک عام ڈیل ڈول کے انسان بیک وقت سما سکتے ہیں۔ مگر سب کو ایک دوسرے کے ساتھ کافی سمٹ کر بیٹھنا پڑے گا۔ ایسی مچھلی میں سے کئی سو ٹن روغن حاصل ہوتا ہے۔ صحیح مقدار وہاں درج ہے۔ اس کے علاوہ قبل از تاریخ کی دیگر وہیل مچھلیوں کے جبڑوں کی نیز دوسری ہڈیاں بھی وہاں ٹنگی ہیں ان کا وزن کئی کئی من ہے۔ اس کے بعد ہم ماقبل تاریخ کے ہڈیوں کے ڈھانچے اور متحجر باقیات کے کمروں میں گئے۔ یہاں پلٹ ڈاون کے قدیم انسان (PILTDOWN MAN) کی کھوپڑی اور مابہ النزاع جبڑا رکھا ہے۔ جس کے ساتھ اس کے متعلق تازہ ترین تحقیقات کے نتائج مصور تحریروں کے ذریعہ واضح کئے گئے ہیں۔ مثلاً ایکسرے اور فلورین کی پڑتال کے ذریعے اس کے جبڑے اور دانتوں کے مصنوعی ہونے کا ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق یہ انسانی کھوپڑی اب شاید پندرہ لاکھ سال قدیم ہونے کی بجائے صرف ڈیڑھ لاکھ سال پرانی رہ جاتی ہے۔ ان اعداد کے صفروں کا میں ذمہ نہیں لے سکتا۔ اس کے علاوہ انسان کے تدریجی ارتقاء کی تصویریں (FOSSILS) ہڈیوں۔ کھوپڑیوں ڈھانچوں اور خاکوں کے ذریعے سے پیش کی گئی ہے۔ ایک جگہ "انسان اور اس کے ہتھیار" (MAN THE TOOLMAKER) کے زیر عنوان اس کے قدیم پتھر۔ لکڑی، تانبے لوہے کے بھدے اور بے وضع ہتھیاروں کا ارتقائی مرقع پیش کیا گیا ہے۔ اس کے قبل ہی ماقبل تاریخ کے ان جانوروں کے ڈھانچے اور متحجر باقیات رکھے گئے ہیں۔ جن کی نسلیں اب معدوم ہو چکی ہیں۔ ان میں بالوں والے ہاتھیوں۔ گینڈے اور ہاتھی کے آباؤ اور عظیم الجثہ حیوانات میمتھ (MAMMOTH) وغیرہ کے کوہ پیکر ڈھانچے شامل ہیں۔ بعض معدوم شدہ ہاتھیوں کے خم کھائے ہوئے دانت کئی کئی گز لمبے اور منوں بھاری ہیں۔ ان ہاتھیوں گینڈوں۔ اونٹوں۔ گریلوں اور دوسرے جانوروں کے پنجر جنگلی ہڈیاں اب تقریباً پتھر بن چکی ہیں محفوظ رکھنے والے کیمیائی مرکب لگا کر بچا لئے ہیں کے جوڑوں اور فریموں کے ذریعے کھڑے کئے گئے ہیں۔ یہ اس قدر اونچے قد کے ہیں۔ کہ انسان ان کے سامنے بونا معلوم ہونے لگتا ہے۔ غرض کہ اس شعبہ میں آدمی خود کو آج سے کروڑوں سال پہلے کی دنیا میں محسوس کرتا ہے۔ جہاں ہر جانب دیو ہیکل اور خوفناک حیوانی ڈھانچے احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ ایک ذرا سی جان۔ بھونڈے اور ناکارہ معمولی سے ہتھیار بنا کر اس جنگ برتری میں خود کو ان کی دستبرد سے محفوظ کی قابل رحم مگر ساتھ ہی ساتھ قابل فخر کوششیں کر رہا ہے۔ اور آخر لاکھوں سال کے اس عرصے میں اس کے ذہن و دماغ کی قوتیں اسے دوسرے حیوانات سے زیادہ سے زیادہ ممتاز اور ان پر زیادہ سے زیادہ غالب کرتی گئیں۔ حتیٰ کہ بالآخر وہ نہ صرف ان حیوانات کا مسلمہ آقا بن گیا۔ بلکہ فطرت کی مخفی اور عظیم الشان قوتوں کو مسخر کر کے خشکی پانی۔ ہوا۔ اور جوہر کی آتشی طاقتوں پر فرمانروا ہو گیا۔ اور اب اس کی نظریں چاند تاروں اور سیاروں کی طرف۔ نئی دنیاؤں اور نئی فضاؤں کی طرف بلند ہو رہی ہیں۔ اور کوئی دن جاتا ہے۔ کہ یہ خاک کا نازک اور کمزور سا پتلا نئے جہانوں کو تسخیر اور نئی دنیاؤں کو تخلیق کرنے کی کوشش میں مصروف ہوگا۔

وسخر لکم الشمس
والقمر دائبین

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں

لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ کا ماہانہ جلسہ

۳۔ اکتوبر بروز اتوار لجنہ اماء اللہ کا اجلاس ٹھیک ۱۰ بجے صبح احمدیہ گرلز اسکول کے صحن میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم نصرت بیگم نے کی۔ رشیدہ بیگم نے نظم پڑھی۔ اقبال بیگم نے حضور کا خطبہ پڑھ کر سنایا۔ استانی نسیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان کیں۔ امتہ الرشید نے حضور کا خطبہ پڑھا۔ رشیدہ نے نظم پڑھی۔ ایک نو مسلمہ خاتون جو پہلے عیسائی مذہب رکھتی تھیں۔ اب خدا کے فضل سے اسلام قبول کر چکی ہیں۔ انہوں نے اپنی سرگزشت بیان کی۔ اور بیان کیا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ مبارک دکھایا۔ اور کہا۔ کہ یہ سچا راستہ ہے۔ اس کو اختیار کرو۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے تقریر فرمائی اور اجلاس کی کارروائی دعا کے ساتھ ختم ہو گئی۔ (سیکرٹری)

اعلانات دار القضاء

مستری خیرالدین صاحب مرحوم سکنہ احمد نگر ضلع جھنگ کے ترکہ (آلات بجلی اور تاریں وغیرہ) کی تقسیم کے لئے ایک درخواست بغرض فیصلہ قضاء میں پیش ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو کوئی اعتراض ہو تو دس یوم کے اندر دفتر قضاء میں اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

(۲) قریشی علی حسن صاحب مرحوم سکنہ چک ۶/۱۱-ایل ضلع منٹگمری کے لڑکے شمس الحسن صاحب نے درخواست دی ہے۔ کہ والد مرحوم کی اراضی (دس مرلہ) واقعہ ربوہ ہم دو بھائیوں (شمس الحسن، قمر الحسن) اور ایک بہن (امتہ الحمید) کے نام منتقل کی جائے۔ لہٰذا اگر کسی صاحب کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ بیس یوم تک اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

(قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

نومبر ۱۹۵۴ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے ۹۰

قیمت اخبار وقت سے قبل بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ قیمت وقت پر آجائے۔ تو اخبار باقاعدہ ارسال خدمت کیا جاسکتا ہے۔ وی پی کا انتظار نہ فرمایا کریں۔ اس میں آپ کو نقصان ہے۔ وی پی کے ذریعہ قیمت وقت پر نہیں ملتی۔

نمبر	نام	تاریخ
۲۴۶۸۸	بابو سردار خان صاحب	۲۱ نومبر ۵۴ء
۲۴۷۵۵	محمد نصیر صاحب	۱۲ ״ ״
۲۴۷۷۸	چوہدری محمد دین صاحب	۱۴ ״ ״
۲۴۸۲۰	شیخ منصور علی صاحب	۳۰ ״ ״
۲۴۸۳۹	انجمن احمدیہ ترسکہ	۲۴ ״ ״
۲۴۸۴۲	مستری احمد بخش صاحب	۵ ״ ״
۲۴۸۶۲	شیخ محمد حسین صاحب	۳۰ ״ ״
۲۵۰۱۶	چوہدری عزیز اللہ صاحب	۱۸ ״ ״
۲۵۰۵۳	قاضی محمد بشیر الدین صاحب	۱۷ ״ ״
۲۵۱۰۹	پیر ہارون رشید صاحب	۷ ״ ״
۲۵۱۴۱	ڈاکٹر حاجی احمد خان صاحب	۳۰ ״ ״
۲۵۱۶۲	ابو محمد غیاث صاحب	۳۰ ״ ״
۲۵۱۹۵	مولوی مصباح الدین صاحب	۹ ״ ״
۲۵۲۳۵	اللہ داد خان صاحب	۱۱ ״ ״
۲۵۲۴۰	میاں فیض محمد صاحب	۱۸ ״ ״
۲۵۳۳۵	میاں غلام محمد صاحب	۹ ״ ״
۲۵۳۳۷	ڈاکٹر محمد دین صاحب	۱۳ ״ ״
۲۵۳۳۸	سید محمد میاں صاحب	۱۳ ״ ״
۲۵۳۴۶	میاں رکن الدین صاحب	۲۴ ״ ״
۲۵۳۵۱	شیخ محمد [illegible] صاحب	۲۸ ״ ״
۲۵۳۵۲	کرنل ملک [illegible] صاحب	۳۰ ״ ״
۲۵۳۵۳	مرزا منظور [illegible]	۳۰ ״ ״
۲۵۳۵۶	ڈاکٹر مرزا [illegible] رحیم صاحب	۳۰ ״ ״
۲۵۳۵۸	شیخ عزیز [illegible] صاحب	۳۰ ״ ״
۲۵۳۶۴	صدر جماعت [illegible] یہ کنری	۲۲ ״ ״
۲۵۳۷۳	حکیم جلال الدین صاحب	۳۰ ״ ״
۲۵۳۸۳	چوہدری اللہ دتہ صاحب	۳۰ ״ ״
۲۵۴۲۰	ملک عطا محمد صاحب	۱۰ ״ ״
۲۵۴۲۱	سید سعید خان صاحب	۳۰ ״ ״
۲۵۴۸۵	قمر صاحب	۱۶ ״ ״
۲۵۴۹۳	حمید حسن صاحب	۸ ״ ״
۲۵۴۹۷	چوہدری محمد علی صاحب	۱۹ ״ ״
۲۵۵۴۷	مستری محمد غنی صاحب	۲۴ ״ ״
۲۵۵۶۲	مولوی کرم الٰہی صاحب	۳۰ ״ ״
۲۵۵۹۹	محمد عظیم الدین صاحب	۲۶ ״ ״
۲۵۶۰۶	چوہدری مبارک احمد صاحب	۱۴ ״ ״
۲۵۶۱۵	چوہدری فتح علی صاحب	۱۹ ״ ״
۲۵۶۴۳	احمد خان صاحب	۳۰ ״ ״
۲۵۶۴۷	بی ایم ناصر صاحب	۲۰ ״ ״
۲۵۶۶۱	چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب	۷ ״ ״
۲۵۶۶۹	میاں عبد الحق صاحب	۱۳ نومبر ۵۴ء
۲۵۶۷۰	ایم۔ اے ناصر خان صاحب	۱۸ ״ ״
۲۵۶۷۳	مسجد احمدیہ فتح پور	۱۷ ״ ״
۲۵۶۷۴	مولوی محمد اشرف صاحب	۱۸ ״ ״
۲۵۶۷۵	ظفر احمدیہ لائبریری	۱۸ ״ ״
۲۵۶۷۶	مرزا رحمت اللہ صاحب	۲۴ ״ ״
۲۵۶۸۳	مرزا منور بیگ صاحب	۲۲ ״ ״
۲۵۶۸۵	حوالدار کلرک برکت علی صاحب	۲۴ ״ ״
۲۵۶۸۶	بیگم صاحبہ مخدوم محمد افضل صاحب	۲۴ ״ ״
۲۵۶۹۳	شیخ عبد الرحمٰن صاحب	۳۰ ״ ״
۲۵۶۹۸	شیخ عبد السلام صاحب	۸ ״ ״
۲۵۷۰۹	ڈاکٹر عبد الغنی صاحب	۲۲ ״ ״
۲۵۷۱۴	شیخ حفیظ اللہ صاحب	۳۰ ״ ״
۲۵۷۱۸	کریم بی بی صاحبہ	۶ ״ ״
۲۵۷۶۰	ملک مظفر احمد صاحب	۱۱ ״ ״
۲۵۷۶۷	ملک عطاء اللہ صاحب	۱۷ ״ ״
۲۵۷۷۰	میاں غلام حیدر صاحب	۱۷ ״ ״
۲۵۷۷۲	چوہدری نذیر احمد خان صاحب	۲۱ ״ ״
۲۵۷۷۳	میاں عبد الغفور صاحب	
۲۵۷۷۴	سید زاہد حسین صاحب	۲۱ ״ ״
۲۵۷۷۶	میاں فضل دین صاحب	۲۱ ״ ״
۲۵۷۷۸	چوہدری منظور احمد صاحب	۲۵ ״ ״
۲۵۷۷۹	افتخار احمد صاحب	۲۶ ״ ״
۲۵۷۸۰	چوہدری عبد المجید صاحب	۲۸ ״ ״
۲۵۷۸۱	غلام سرور صاحب	۲۸ ״ ״
۲۵۷۸۸	رشید احمد صاحب	۳۰ ״ ״
۲۵۸۰۱	میاں عمر الدین صاحب	۳۰ ״ ״
۲۵۸۰۵	مستری سلطان احمد صاحب	۲۶ ״ ״
۲۵۸۳۷	حوالدار کلرک بدر عالم صاحب	۹ ״ ״
۲۵۸۴۱	میاں عبد المجید صاحب	۱۸ ״ ״

سینٹیاگو ۲۶ اکتوبر: چلی کے وزیر انصاف نے ایک خفیہ روسی دستاویز کو شائع کیا ہے جس سے چلی اور برازیل پر اشتراکی اقتدار قائم کرنے کے منصوبوں کا انکشاف ہوتا ہے۔ چلی کی حکومت نے کہا ہے کہ یہ دستاویز اس وقت تیار کی گئی ہے جبکہ برازیل کے صدر گیٹولیو ورگاس وفات پا گئے تھے۔ سیڈیو میز منڈوزا نے کیم اکتوبر کو اپنی نشریات میں اعلان کیا۔ یہ دستاویز چلی کے سرکاری ذرائع نے یورپ میں حاصل کی۔

بین الاقوامی تنازعات کو حل کرنے میں اقوام متحدہ نے کس قدر حصہ لیا؟

واشنگٹن ۲۶ اکتوبر: امریکی سینٹ کی تعلقات خارجہ کی کمیٹی کی جانب سے ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جس کے اہم موضوعات میں بین الاقوامی تنازعات کے پر امن حل کو فروغ دینے میں اقوام متحدہ کا اثر اور کارکردگی شامل ہے۔ سینیٹر الیگزینڈر وائلی صدر کمیٹی کے اس جائزہ کی منظوری کانگرس نے ۱۹۵۵ء میں منشور اقوام متحدہ پر نظر ثانی کے پیش نظر دی ہے۔

مسٹر وائلی نے کہا۔ کہ اس مطالعے میں چند بنیادی سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ کہ اقوام متحدہ کے بنیادی فرائض کیا ہونے چاہئیں۔ بعض صورتوں میں اقوام متحدہ کے بنیادی فرائض کیا ہونے چاہئیں۔ بعض صورتوں میں اقوام متحدہ نے ان جھگڑوں کو سلجھانے میں اہم حصہ لیا ہے۔ جو عالمگیر جنگ کے شعلوں میں تبدیل ہو سکتی تھیں۔ مثال کے طور پر انڈونیشیا۔ کشمیر۔ فلسطین کے مسائل ہیں اس کے برعکس کوریا میں اقوام متحدہ ایک بڑی جنگ کو روکنے میں ناکام رہی۔ لیکن یہاں اس نے بعض رکن مملکتوں کو کمیونسٹ جارحین کے خلاف صف آراء کرنے میں۔ بعض لوگوں کے نزدیک نہایت موثر طریقہ پر عمل کیا۔ اور بعض کے نزدیک نہایت ناکام اقدامات اختیار کئے اگر اقوام متحدہ جارحیت کی روک تھام کرنے اور جنگ کو روکنے کے قابل ہے۔ تو اس سے انسانیت کی توقعات وابستہ ہو سکتی ہیں اور اگر یہ دنیا کے ملکوں کو اپنے تنازعات کو اس طریقے پر حل کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ اور جارحانہ حملوں کو روک نہیں سکتی۔ تو اس کے بارے میں ہم جس قدر جلد جان جائیں بہتر ہے۔

سینیٹر وائلی نے کہا۔ کہ یہ بات واضح ہو چکی ہے۔ کہ اقوام متحدہ دو طرح امن برقرار رکھنے میں مدد دے سکتی ہے۔ اولاً یہ کہ یہ ایک عالمی ٹاؤن میٹنگ کا کام دے سکتی ہے۔ جہاں مختلف قومیں اپنے باہمی تنازعات پر بحث و مباحثہ کر کے ان کا حل تلاش کرنے کی کوشش کریں اور ثانیاً یہ کہ اقوام متحدہ پولیس مین کی حیثیت سے دنیا میں امن اور قانون نافذ کرنے کی کوشش کرے۔ مسٹر وائلی نے کہا کہ اگر اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک اپنے منشور کے تحت کئے گئے عہد کے مطابق اپنے باہمی تنازعات کو پر امن طریقہ حل کرنے کے پابند رہیں۔ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں پیدا ہوگا۔ بدقسمتی سے دنیا میں ایسے ممالک موجود ہیں۔ جو مقدس بین الاقوامی معاہدات کو حسب سہولت ردی کا کاغذ تصور کرنے میں گریز نہیں کرتے۔ اس قسم کی مملکتوں کے رویہ اور اعمال کے پیش نظر نیک نیت اقوام کے لئے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ وہ مسلسل اس امر کی کوشش کرتے رہیں کہ ایسے قابل بھروسہ اور موثر طریقے معلوم کریں جن سے ایسے تنازعات کے پر امن حل کی ہمت افزائی ہو۔

امریکی بحری بیڑے کے کمانڈر نے پاکستان میں بےمثال دوستانہ جذبات محسوس کئے ہیں

کراچی ۲۶ اکتوبر: امریکی بحری بیڑے کے کمانڈر ریئر ایڈمرل۔ ایچ۔ ایچ۔ ہینڈرسن اپنے علم بردار جہاز کو مینچ بے پر چار روزہ خیر سگالی دورہ پر کراچی آئے ہوئے تھے۔ اپنا دورہ ختم کرنے کے بعد ریئر ایڈمرل ہینڈرسن آج تیسرے پہر کراچی سے روانہ ہو گئے۔

روانگی کے وقت مسٹر ہینڈرسن نے پاکستانی بحری بیڑے کے کمانڈر انچیف ریئر ایڈمرل چودھری کے نام ایک پیغام دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ پاکستان میں میرا دورہ انتہائی دلچسپ رہا ہے۔ اور اس عرصہ میں میں نے بےمثال دوستانہ جذبات محسوس کئے ہیں۔ پاکستان کے بحری اداروں کو دیکھ کر میں پاکستانی بحریہ کے عملہ سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

ایشیائی ممالک کی غیر سرکاری کانفرنس
پاکستان کو دعوت شرکت نہیں دی گئی

نئی دہلی ۲۶ اکتوبر: بھارت میں عنقریب ایشیائی ممالک کی ایک غیر سرکاری کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں ایشیائی ممالک کے اجتماعی مسائل پر غور و خوض کیا جائے گا۔

اس غیر سرکاری کانفرنس کا اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں پاکستان کو شمولیت کی دعوت نہیں دی گئی۔

تقریب شادی

میرے بھتیجے عزیزم بشیر احمد ولد نواب دین صاحب کی تقریب شادی بفضلہ تعالیٰ انجام پائی۔ عزیزم کا نکاح رشیدہ بیگم صاحبہ بنت رحیم بخش صاحب کے ساتھ مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء کو چک نمبر ۶۵ ضلع لائلپور میں پانچ سو روپیہ مہر پر قرار پایا تھا۔ ۲۲ اکتوبر کو ربوہ میں دعوت ولیمہ ہوئی جس میں کئی بزرگان سلسلہ نے شرکت فرمائی۔ احباب کرام شادی کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(سردار محمد کاتب روزنامہ الفضل)

پاکستان اور جاپان کے درمیان تجارتی سمجھوتہ پر ہفتہ کے دن دستخط ہوں گے

دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی بات چیت ختم ہو گئی

کراچی ۲۶ اکتوبر پاکستان اور جاپان کے درمیان جو تجارتی بات چیت پچھلے چند دن سے جاری تھی۔ وہ ختم ہو گئی ہے اور ہفتہ کے دن اس پر دستخط ہو جائیں گے۔ جاپان کی طرف سے سفیر جاپان متعینہ کراچی مسٹر یاماگاتا اور پاکستان کی طرف سے وزارت تجارت کا کوئی نمائندہ اس سمجھوتے پر دستخط کرے گا۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کراچی روانہ ہو گئے

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون آج لاہور سے کراچی روانہ ہو گئے۔ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ شیخ صادق حسن اور ملک شوکت علی بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ سندھ کے گورنر خان افتخار حسین خاں آف ممدوٹ بھی آج کراچی روانہ ہو گئے۔

پاکستان کے سکاؤٹ ہندوستان جائیں گے

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے گیارہ سکاؤٹوں کی جماعت ہندوستان کی ناردرن ریلوے کی ریلی میں شرکت کے لئے ۲ نومبر کو ہندوستان جائے گی۔

زائرین کی جماعت سرہند میں

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں شرکت کرنے کے لئے ایک سو دس پاکستانیوں کی ایک جماعت سرہند پہنچ گئی ہے۔

پاکستان کے تباہ کن جہاز خیرسگالی کے دورہ پر استنبول پہنچ گئے

استنبول ۲۶ اکتوبر۔ پاکستان بحری فوج کے چار تباہ کن جہاز روز کے خیرسگالی کے دورہ پر کل استنبول پہنچ گئے۔ بحریہ کے کمانڈر انچیف ریر ایڈمرل چوہدری اس دستہ کی کمان کر رہے ہیں۔ ان جہازوں میں ٹیپو سلطان طارق اور طغرل شامل ہیں۔

پاکستان اور بھارت میں پوسٹ آفس سیونگ بنک اکاؤنٹ کا تبادلہ

نئی دہلی ۲۶ اکتوبر۔ جولائی اور اگست ۱۹۵۳ء میں بھارت اور پاکستان کے درمیان پوسٹ آفس سیونگ بنک اکاؤنٹس اور پوسٹل سرٹیفکیٹس کے تبادلے کے متعلق جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کے مطابق دونوں حکومتوں نے افسران روابط مقرر کر دیئے ہیں۔ جو مہاجرین کے حسابات کی پاکستان سے ہند کو اور ہند سے پاکستان کو منتقلی کا کام کریں گے۔ یہ افسران پاکستان اور ہندوستان میں اپنے اپنے عہدوں پر پہنچ گئے ہیں۔ اس مارچ ۱۹۴۹ء تک ڈاکخانوں میں جن کلیموں کا اندراج کرایا گیا ہے۔ اور ۳۰ جون ۱۹۴۹ء تک جن سرٹیفکیٹوں کا مطالبہ درج کرایا گیا ہے۔ اس معاہدہ کے تحت انہی کا تبادلہ ہو سکے گا۔ اس معاہدہ کا مشترکہ حسابوں۔ پبلک اکاؤنٹس۔ ٹھیکیداروں کے زرِ ضمانت وغیرہ پر اطلاق نہ ہوگا۔

گورنر پنجاب ملتان جا رہے ہیں

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ گورنر پنجاب مسٹر حبیب رحمت اللہ ہفتہ کے روز ملتان جا رہے ہیں۔ وہ دریائے راوی کے غوث پور بند اور نشتر میڈیکل کالج کا معائنہ کریں گے۔

ملتان کی شاہراہیں آمد و رفت کے لئے کھول دی گئیں

ملتان ۲۶ اکتوبر۔ ضلع ملتان میں تمام صوبائی شاہراہیں آمد و رفت کے لئے کھول دی گئی ہیں۔ لاہور ملتان۔ کوئٹہ روڈ پر مسافر لاریوں کی آمد و رفت جاری ہو گئی ہے۔ وہاڑی سے خانیوال جانے والی سڑک بھی ٹھیک ہو گئی ہے۔

ڈھاکہ میں زبردست بارش

ڈھاکہ ۲۶ اکتوبر۔ کل شام سے ڈھاکہ میں زبردست بارش ہو رہی ہے۔ پچھلے چوبیس گھنٹوں میں چار انچ بارش ہو چکی ہے۔ ہوائی جہازوں کی آمد و رفت بھی بند ہو گئی ہے۔

ہندوستان میں انجنیئرنگ کے مختلف شعبوں کی تحقیقات

نئی دہلی ۲۶ اکتوبر۔ سائنس اور صنعت کی تحقیقاتی کونسل نے ملک میں انجنیئرنگ کے متعلق شعبوں کی ترقی کی تحقیقات کے امکانات کا اندازہ لگایا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ انجنیئرنگ کے کالجوں' اداروں اور صنعتوں میں تحقیقات کی سہولتوں کے بارے میں بھی معلومات اکٹھی کی گئی ہیں۔ یہ کام نئی دہلی میں نیشنل فزیکل لیبارٹری آف انڈیا کے مسٹر ڈی کا دمبے کے سپرد کیا گیا تھا۔ ان کی تحقیقات کا نچوڑ ایک رپورٹ کی صورت میں "ہندوستان میں انجنیئرنگ کی تحقیقات" کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ سول انجنیئرنگ۔ ہائیڈرولکس اور آبپاشی کی انجنیئرنگ میں اچھی ترقی ہوئی۔ مگر مکینیکل انجنیئرنگ میں تحقیق اور ترقی بہت ہی معمولی ہوئی ہے۔ انجنیئرنگ کی صنعتوں میں ترقی کی رفتار سست ہونے کے دیگر وجوہ کے علاوہ موزوں مشینوں اور خام مال اور آلات کی نایابی اور ٹیکنیکل عملے کا فقدان بھی ایک بڑی رکاوٹ ثابت ہوئی ہے۔

بھارتی فوجوں میں ہندی رائج کرنے کے اقدامات

نئی دہلی ۲۶ اکتوبر۔ بھارتی فوجوں میں انگریزی کی جگہ ہندی رائج کرنے کے کام کی پہلی منزل طے ہو چکی ہے۔ فوجی اصطلاحات کے ہندی الفاظ کی دو فہرستیں مرتب کی گئی ہیں۔ یہ فہرستیں تینوں سروسوں کے یونٹوں کو ارسال کی گئی ہیں۔ اور انہیں اس بارے میں اپنی تجاویز ۳۱ اکتوبر کے آخر تک ڈیفنس ہیڈ کوارٹرز میں بھیجنے کو کہا گیا ہے۔ ان میں ایک فہرست تقریباً سات سو پچاس عام فوجی اصطلاحات اور تینوں سروسوں کی خاص خاص اصطلاحات سے متعلق ہے۔ اور دوسری فہرست میں مسلح فوجوں کے لئے کمان کے تقریباً ایک سو ساٹھ بنیادی الفاظ درج ہیں۔